هٰذا کتابنا ینطق علیکم بالحق

کتاب مستطاب ہدایت نصاب مونس

محرّر شاب مدلّل بدلائل سنت و کتاب

المسمّٰی بہ

کلیدِ مناظرہ معہ اضافہ

مصنفہ

سید برکت علی شاہ (گوشہ نشین)

پبلشر

منیجر کتب خانہ حسینیہ حلقہ ۵۲ موچی گیٹ لاہور

محلہ شیعان

جملہ حقوق محفوظ ہیں

۷۸۶

اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْن

کتاب مستطاب ہدایت نصاب مونس

شیخ و شاب مدلل بدلائل سنت و کتاب

المسمیٰ بہ

کلیدِ مناظرہ

معہ اضافہ

مؤلفہ

مولانا مولوی سید برکت علی شاہ صاحب (گوشہ نشین)، وزیر آبادی پنجاب

مصححہ

مولانا مولوی ابوالصفا حاجی مرزا احمد علی صاحب عفا رئیس المناظرین

الامرتسری الکربلائی

حسبِ فرمائش

منیجر کتبخانہ حسینیہ حلقہ نمبر ۵۲ محلہ شیعیاں لاہور

۱۹۵۶ء

بار سوم

اس جزع فزع کا باعث پوچھا تو جواب دیا۔ کہ جنگ جمل کا دن میرے گلے کو گھونٹ رہا ہے۔ ناظرین! عائشہ کا جزع فزع کرنا فرضی روایات ہیں۔ کیونکہ وہ تو معاویہ کے صحن میں زندہ دفن کر دی گئی تھی۔

حبیب السیر جلد اول جزو سوم ص۵۵ ربیع الابرار کتاب الاوائل سیوطی۔ تاریخ اسلام اودگی۔ تاریخ حافظ۔ کامل السفینہ وغیرہ میں ہے کہ معاویہ نے عائشہ کو دعوت کے بہانے سے اپنے گھر میں بلایا جس کے صحن میں اس نے ایک گڑھا کھدوا کر اور گھاس پھوس سے ڈھانپ کر اس کے اوپر ایک آبنوس کی کرسی رکھ دی تھی۔ جونہی کہ عائشہ کرسی کی طرف بڑھی۔ اس گڑھے میں گر پڑی۔ معاویہ نے فوراً گڑھے کو مٹی اور چونے سے بھر دیا۔ اور اس طرح عائشہ واصل حق ہو گئی۔

نسائی جلد ثانی کتاب عشرۃ النساء مترجمہ نواب وقار نواز جنگ میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ مجھے دنیا کی چیزوں میں سے عورت (یعنی عائشہ) اور خوشبو سے بہت رغبت ہے۔

بخاری کتاب النکاح باب موعظۃ الرجل ابنتہ لحال زوجہا میں ہے کہ عمر نے کہا یا رسول اللہ غور فرمایئے۔ میں تو حفصہ کے پاس پہلے ہی گیا تھا۔ اور کہا تھا۔ کہ دیکھ تو اس پر گوری چٹی پڑوسن سے فریب نہ کھائیو۔ کیونکہ آنحضرتؐ اسے بہت چاہتے ہیں۔ اس پر آنحضرتؐ کو دو دفعہ خوب زور سے ہنسی آئی۔

نسائی مترجمہ نواب وقار نواز جنگ جلد ثانی ص۹۴ پر ہے کہ جب آنحضرتؐ نے (دق ہو کر) تمام ازواج کو طلاق لے لینے کا اختیار دیا۔ تو عائشہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے یہ خطاب سب سے پہلے مجھ سے ہی کیا تھا۔ ابن ماجہ جلد ثانی باب الطلاق ص۔ پر ہے کہ عمر نے کہا کہ حفصہ کو آنحضرتؐ نے طلاق دے دی مگر پھر رجوع کر لیا۔

بخاری کتاب التفسیر باب قولہ ترجی من تشاء میں عائشہ سے منقول ہے کہ میں ان عورتوں سے کڑھتی تھی جو اپنا نفس آنحضرتؐ کو ہبہ کر دیتی تھیں اور خیال کرتی کہ یہ کونسی بات ہے۔ کہ عورت اپنا نفس مرد کو ہبہ کر دے۔ لیکن جب سورہ احزاب کی آیہ ترجی من تشاء منہن وتؤوی الیک من تشاء کا نزول ہوا تو میں نے آنحضرتؐ سے کہا۔ کہ جیسی آپکی خواہش ہوتی ہے ویسی آیت خدا نازل کر دیتا ہے۔

بخاری باب النکاح باب ھل للمرأۃ ان تہب نفسہا لاحد میں عروہ بن ہشام سے روایت ہے کہ خولہ بنت حکیم ان عورتوں میں سے تھی جنہوں نے اپنا نفس رسول اللہ کو ہبہ کر دیا تھا۔ عائشہ کہتی ہے کہ میں نے خولہ سے کہا کہ تجھے شرم نہیں آتی کہ تو اپنا نفس مرد کو ہبہ کرتی ہے۔ پھر جب آیہ ترجی من تشاء کا نزول ہوا تو میں نے کہا۔ یا حضرتؐ خدا کس قدر جلدی آپکی خواہش کے موافق حکم نازل کرتا ہے۔

بخاری کتاب النکاح باب ما یتقی من شوم المرأۃ عن اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے اپنے بعد عورتوں سے بڑھ کر کوئی نقصان رساں چیز نہیں چھوڑی۔

ابن ماجہ مطبوعہ دہلی جلد دوم ابواب النکاح باب صداق النساء ص۱۳۷ پر عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ کی ازواج میں سے ہر ایک کا مہر پانچسو دینار (دو ہزار پانچسو روپیہ) تھا۔ بعض کتب سیر میں ہے کہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان کا چار سو دینار یعنی دو ہزار روپیہ تھا۔ لیکن اسی ابن ماجہ کے اسی باب اور ص۱۳۷ پر ہے کہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے عائشہ سے نکاح کیا۔ تو خانگی اسباب کے معاوضہ میں کیا جس کی قیمت صرف پچاس درہم یعنی بارہ تیرہ روپیہ تھی۔ ناظرین۔ اس امر سے پایا جاتا ہے کہ عائشہ سے نکاح متعہ ہوا تھا جس پر کچھ مزید روشنی ڈالتا ہوں۔

(۱) آنحضرتؐ نے ہر ایک نکاح پر رسم ولیمہ ادا کی ہے۔ مگر عائشہ کے نکاح پر ولیمہ نہیں دیا گیا نہ یوم نکاح میں۔ نہ روز زفاف اور نہ بعد از زفاف۔ مدارج النبوۃ شیخ عبدالحق محدث دہلوی جلد دوم ص۳۰ پر عائشہ سے منقول ہے کہ گھر کے لوگ باہر گئے اور آنحضرتؐ نے مجھ سے زفاف کیا اور کوئی اونٹ یا بکری ذبح نہ کی گئی۔ الغرض شادی کا کھانا جس کو ولیمہ کہتے ہیں (کوئی نہ تھا) صرف ایک پیالہ دودھ کا تھا۔ اور وہ بھی سعد بن عبادہ کے گھر سے آیا تھا۔ اسما بنت عمیس سے روایت ہے کہ میں عائشہ کے زفاف میں موجود تھی خدا کی قسم اس دن کسی قسم کا ولیمہ نہیں کیا گیا۔ سوائے ایک پیالہ دودھ کے جس میں سے کچھ آنحضرتؐ نے پیا اور باقی عائشہ کو دے دیا گیا۔

(ب) آنحضرتؐ نے عائشہ کو حکم دیا اور وہ انس کی ماں ام سلیم کے ساتھ اپنی پیٹھ پر مشکیں لاد لاد کر لاتی اور جنگ احد میں مہاجرین اور انصار کو پانی پلاتی۔ اس کام سے اور نیز کام عورت کے لئے کوئی نہیں ہو سکتا اور یہ برتاؤ منکوحہ سے نہیں ہو سکتا۔ متعوعہ سے ہی ہو سکتا ہے (بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ النساء)

(ج) مروج الذہب علامہ مسعودی جزو ثانی مطبوعہ مصر ذکر معاویہ بن یزید بن معاویہ ابن ابوسفیان ص۸ پر ہے کہ عبداللہ بن زبیر نے خطبہ میں کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ (حلت متعہ کا) فتوے دیتے ہیں۔ اور حواری رسولؐ (زبیر) اور عائشہ کی تنقیص کرتے ہیں۔ پس اگر زبیر کا متعہ سے پیدا ہونا ثابت ہو جائے۔ تو عائشہ کا آنحضرتؐ کی متعوعہ ہونا بھی ضمناً ثابت ہو گیا۔ کیونکہ دونوں پر ایک ہی الزام ہے۔

(د) شرح ابن ابی الحدید ص۳۳ پر بحوالہ تاریخ طبری لکھا ہے کہ جب عبداللہ بن زبیر کو عبداللہ ابن عباس نے طعنہ دیا۔ تو وہ جھنجھلا کے اپنی ماں کے پاس گیا اور کہا کہ مجھے جو سچ کی دو چادروں والا معاملہ صحیح صحیح بتا دے ورنہ میں تجھے ابھی قتل کرتا ہوں۔ اسماء نے جواب دیا کہ ایک دن ایک شخص جو سچ نے دو چادریں آنحضرتؐ کو بطور نذر دیں۔ اور آنحضرتؐ نے وہی دو نو چادریں زبیر کو عطا کر دیں۔ زبیر نے

دونو چادروں کے عوض میں مجھ سے متعہ کیا۔ اور میں حاملہ ہوئی جس سے تو پیدا ہوا۔

(۵) زبیر نے اسماء سے صرف دو چادروں پر متعہ کیا جن کی قیمت بارہ تیرہ روپیہ تھی۔ اور آنحضرتؐ نے بھی عائشہ کا مہر بارہ تیرہ روپیہ مقرر کیا تھا پس یہ دونو نکاح متعہ کے نکاح تھے۔

عائشہ نے آنحضرتؐ کو زہر سے شہید کیا۔ اس امر کے ثبوت ملاحظہ کریں۔

(ا) ابوبکر اور عمر وغیرہ نے جنگ تبوک کی واپسی کے وقت اور موضع غدیر پر آنحضرتؐ کو شہید کر دینے کا مصمم ارادہ کیا اور ارادہ کو عملی جامہ بھی پہنایا۔ مگر راز فاش ہو جانے پر ایسا نہ کر سکے پس انکی بیٹیوں سے زہر خورانی عین قرین قیاس ہے۔

(ب) طلاق ایک ایسا امر ہے جو ہدایت سے ثابت کرتا ہے کہ خداوند کی ناراضگی انتہا کو پہنچ چکی ہے جو لاعلاج ہے۔ اسی لئے خداوند عالم نے آنحضرتؐ کو عائشہ اور حفصہ کو طلاق دے دینے پر اختیار عطا فرمایا۔ آنحضرتؐ کا حفصہ کو طلاق دیدینا اور عائشہ کو طلاق دے دینے کا ارادہ کرنا یہی امر ہے ایک کریلا اور پھر نیم چڑھا۔ یہ دونو عورتیں پہلے ہی جبلی طور پر عیار، کینہ ور اور ٹیڑھے دل والی تھیں۔ اس پر ابوبکر اور عمر ان کی پیٹھ ٹھونکنے کو ہر وقت تیار رہتے۔ اس لئے زہر خورانی اغلب ہے۔

(ج) آنحضرتؐ نے اپنے اہلبیت کا شان اور مرتبہ ظاہر کرنے میں قول اور فعل سے جو جو امور کئے وہ کافی تھے۔ کہ عائشہ اور حفصہ آنحضرتؐ کو زہر دیدیں۔

(د) مشکوٰۃ الانوار تسہیل مشارق الانوار باب الثالث ص۵ بحوالہ بخاری بروایت عائشہ لکھا ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنے مرض الموت میں فرمایا۔ اے عائشہ میں ہر وقت اس کھانے کی تکلیف محسوس کر رہا ہوں جو میں نے خیبر میں کھایا تھا۔ اب تو اس زہر سے میری رگ جان ٹوٹتی نظر آتی ہے۔

(ہ) بخاری مطبوعہ مصر جزو ثالث کتاب الطب باب اللدود میں ابن عباس اور عائشہ دونوں سے روایت ہے کہ عائشہ نے کہا۔ کہ جب ہم نے آنحضرتؐ کے منہ میں دوائی ڈالی اور حضرتؐ دوائی نہ پلانے کا اشارہ کرتے تھے۔ ہم یہ سمجھے کہ جیسے ہر مریض کو دوا سے کراہت ہوا کرتی ہے ویسے ہی آنحضرتؐ بھی اظہار کراہت کر رہے ہیں۔ مگر جب حضرتؐ کو ہوش آیا۔ تو ہم سے فرمایا۔ کیا میں نے تم کو دوا نہ پلانے کا اشارہ نہ کیا تھا۔ ہم نے جواب دیا۔ ہم نے اس اشارہ کو عام مریضوں کی طرح دوا سے نفرت پر محمول کیا۔ اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا جس قدر اشخاص گھر میں موجود ہیں ان سب کے منہ میں (یہی) دوا ڈال دو تو میں دیکھوں وہ کس طرح بچ رہتے ہیں) مگر عباس کو یہ دوا نہ دینا۔ جو اس وقت موجود نہ تھے۔

(ز) ہم محرم کو ابوبکر کے گھر میں ایک عہد نامہ لکھا گیا۔ جس میں ثلاثہ وغیرہ شامل تھے۔ اور چونکہ اس

عہد نامہ کی عائشہ اور حفصہ کو ضرور اطلاع تھی (یہ عہد نامہ حالات ابوبکر میں ملاحظہ کریں) اسلئے اب آنحضرتؐ کو زہر دینے میں سراسر فائدہ تھا۔ اور بکر و عمر کی عین منشا کے مطابق تھا۔

(نوٹ) زاد المعاد ابن القیم جلد اول ص ۳۹۹ پر ہے کہ اہل تحقیق کا اس میں اختلاف ہے۔ کہ آیا آنحضرتؐ نے خیبر کے دن کھانا (زہر سے ملا ہوا گوشت) کھایا تھا یا کہ نہیں۔ مدارج النبوۃ ص ۳۰۱ پر ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک ٹکڑے کو اٹھا کر اپنے دانتوں کے نیچے دبایا لیکن فوراً نکال کر پھینک دیا اور فرمایا کہ یہ گوشت مجھ کو خبر دے رہا ہے کہ اس میں زہر ملا ہوا ہے یعنی وہ کھانا ہوا دست بقدرت خدا سے گویا ہوا کہ میں زہر آمیختہ ہوں مجھ کو نہ کھایئے۔ امام زہری کہتا ہے کہ دست نیز فائدہ گویا ہوا۔ تو مرحب یہودی کی بھتیجی مسمات زینب بنت حارث جس نے کھانا مسموم کیا تھا مسلمان ہو گئی پس ثابت ہوا کہ آنحضرتؐ کی وفات اس مسموم کھانے کی وجہ سے نہیں ہوئی۔ بلکہ اس دوائی کی وجہ سے ہوئی۔ جو عائشہ نے آنحضرتؐ کو پلائی تھی

بخاری میں بروایت عائشہ لکھا ہے۔ کہ میرا ہار مقام بیداء میں گر گیا اور ہم مدینہ میں داخل ہونے والے تھے پس آنحضرتؐ نے اپنی سواری کو بٹھایا اور نیچے اترے۔ پھر آنحضرتؐ اپنا سر میری گود میں رکھ کر سو گئے۔ ابوبکر آیا۔ تو مجھے شدت سے لاتیں ماریں اور کہا۔ لوگ ہار کے بارہ میں رک گئے ہیں عائشہ کہتی ہے کہ گویا مجھے اس وقت رسول اللہ کے مکان میں موت آ گئی اور تحقیق مجھے درد شدید ہوا

بخاری جلد دوم ص ۱۴۵ پر ہے کہ عائشہ کہتی ہے کہ آنحضرتؐ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کیا۔ اور آنحضرتؐ اور میں دونوں حبشیوں کو دیکھتے رہے جبکہ وہ مسجد میں لہو و لعب میں مشغول تھے۔ عمر نے حبشیوں کو ڈانٹا تو آنحضرتؐ نے فرمایا۔ اے بنی ارفدہ۔ تم عمر کے ڈانٹنے پر نہ جاؤ۔ بلکہ بدستور اپنے کام میں مشغول ہو

المعلم ترجمہ مسلم جلد دوم ص ۴۹ پر بروایت ابوہریرہ لکھا ہے کہ حبشی آنحضرتؐ کے پاس تیروں سے کھیلتے تھے۔ عمر وہاں آ پہنچا اور حبشیوں کے مارنے کو کنکر اٹھانے کے لئے جھکا۔ آنحضرتؐ نے عمر کو منع فرمایا۔ دعہم یا عمر وہ حبشی جن کو عمر نے کنکر مارنا چاہا تھا مسجد میں تھے۔ آنحضرتؐ کے گال پر عائشہ کا گال رکھا ہوا تھا اور عائشہ ان حبشیوں کا تماشہ دیکھ رہی تھی۔

بخاری پارہ یازدہم باب الحراب فی المسجد اور مشکوۃ باب عشرۃ النساء اور ترمذی جلد دوم باب مناقب عمر ص ۲۲۳ اور نسائی کتاب العیدین باب اللعب فی المسجد یوم العید و نظر النساء ص ۲۲۴ میں آنحضرتؐ کی گال پر عائشہ کا گال رکھ کر حبشیوں کا ناچ دیکھنا تفصیل سے درج ہے اور یہ بھی ترمذی میں لکھا ہے کہ جب عمر کے آنے پر تمام لوگ بھاگ گئے۔ تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں جنی اور انسی شیطانوں کو عمر سے بھاگتے دیکھتا ہوں۔